حجرِ اسود

فضائل و تاریخی پس منظر



تحقیق
علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی

اقبال احمد اختر القادری

مکتبہ اویسیہ رضویہ

النصر المسجد فی تفصیل حجر الاسود

حجرِ اسود

فضائل و تاریخی پس منظر

از قلم: عمدۃ المفسرین، استاذ العلماء فیض ملت مفسر اعظم پاکستان

حضرت علامہ **محمد فیض احمد اویسی** رضوی قادری

بانی و مہتمم جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

رابطہ نمبر: 062-2875910

اہتمام

صاجزادہ محمد ریاض احمد اویسی

ناشر: جامعہ ریاض المدینہ ہارون ٹاؤن دبئی محل روڈ بہاولپور

تقسیم کار: کاروان زم زم ٹریولز مین گیٹ جامع مسجد سیرانی بہاولپور

نام : حجراسود (تاریخ کے آئینہ میں)

مصنف : شیخ الحدیث علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی

ترتیب وآرائش : صاحبزادہ محمد ریاض احمد اویسی

تصحیح : الحاج امجد علی چشتی کامونکی

کمپوزنگ : محمد قیوم رحمت صدیقی

صفحات : ۴۸

تعداد : ۱۰۰۰ (ایک ہزار)

سن اشاعت : ۲۰۰۴ء

ناشر :

ہدیہ : [illegible]

یہ کتابچہ مندرجہ ذیل مقامات سے مل سکتا ہے

مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد سیرانی روڈ بہاولپور **0300-9684391**

ضیاء القرآن گنج بخش روڈ لاہور **042-7221953**

الحمد للہ رب العالمین خالق السموت والارضین والصلوۃ والسلام علی نبینا ورسولنا رحمۃ للعالمین سید المرسلین وعلی الہ الطیبین واصحابہ الطاہرین اجمعین۔ آمین

حجراسود کا لغوی معنی ''سیاہ پتھر'' اور عرف شرع میں وہ پتھر مراد ہے جو مکہ معظمہ میں مسجد حرام (کعبہ شریف) کے شرقی دروازے کے قریب نصب ہے۔ اسے ''رکن اسود'' بھی کہا جاتا ہے۔ (قسطلانی شرح بخاری)

حجراسود کے بالمقابل کعبہ شریف کا اندرونی فرش سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے اور اس پر بہترین ایرانی قالین بچھے ہوئے ہیں۔ چھت کے ساتھ سنہری اور نقرئی فانوس آویزاں ہیں۔ دیواروں پر کعبہ کی عمارتوں اور نقشوں کی تصویریں لگی ہیں۔ زائرین کو اس جگہ نوافل ادا کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ مشرقی جانب کونے میں دروازے کے قریب زمین سے پانچ فٹ بلند ''حجراسود'' ہے جو تین بڑے بڑے اور کئی مختلف سائز کے ٹکڑوں پر مشتمل ہے۔ چاندی کے ایک پیالے میں ان ٹکڑوں کو نہایت خوب صورتی کے ساتھ جما کر کیا ہوا ہے۔ پتھر کی سطح متواتر لمس اور ہونٹوں اور ہاتھوں کے متواتر لمس سے ملائم اور چمکیلی ہوگئی ہے اور اس کا رنگ سرخی مائل سیاہ ہے اس میں جھک کر تقریباً چھ انچ منہ اندر کر کے چومنا پڑتا ہے۔

حجراسود کے بارے میں یہ روایت مشہور ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت جب اس جگہ پہنچے جہاں اس وقت حجراسود

نصب ہے تو انہوں نے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے کہا کہ وہ ایک پتھر لائیں جو اس جگہ پر نصب کیا جائے تا کہ طواف کعبہ کے وقت ہر زائر اپنے چکر گن سکے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر کی تلاش میں نکلے۔ اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور یہ پتھر پیش کیا جو طوفان نوح (علیہ السلام) کے وقت جبل ابو قبیس میں بطور امانت رکھ دیا گیا تھا چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پتھر کو اس جگہ نصب کر دیا۔

حجر اسود کی تنصیب نو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد شباب میں ایک عورت لوبان وعنبر جلا رہی تھی کہ غلاف کعبہ کو آگ لگ گئی جس سے عمارت کو شدید نقصان پہنچا۔ چنانچہ سرداران قریش نے اس کی تعمیر نو کا بیڑا اٹھایا۔ تمام قبائل عرب اس کار خیر میں شریک ہوئے۔ حجر اسود کی تنصیب پر تمام قبائل میں تکرار ہو گئی قریب تھا کہ تلوار چل جائے بڑے بوڑھوں نے معاملہ رفع دفع کرا دیا اور اس بات پر سمجھوتہ ہو گیا کہ جو شخص سویرے خانہ کعبہ میں داخل ہوگا وہی اس پتھر کی تنصیب کا مستحق ہوگا۔ دوسرے دن صبح سویرے سرداران قریش کعبہ میں داخل ہوئے تو وہ یہ دیکھ کر حیران ہو گئے کہ دیانت واخلاص کے پیکر محمد مصطفی ﷺ وہاں موجود ہیں۔ انہوں نے بڑے فخر کے ساتھ آپ ﷺ کو پتھر اٹھا کر رکھنے کی دعوت دی۔ لاکھ لاکھ درود وسلام ہو اس

پیغمبر اعظم ﷺ پر کہ جس نے عقل مندی کا ایسا ثبوت دیا کہ بزرگ اور بوڑھے دنگ رہ گئے۔ آپ ﷺ نے اپنی چادر مبارک اپنے کندھے مبارک سے اتار دی اور زمین پر بچھا کر اس پر پتھر اٹھا کر رکھ دیا اور سرداران قریش سے فرمایا کہ آپ اس چادر کے کونے تھام لیں اور پتھر کی تنصیب کی سعادت میں میرے ساتھ شریک ہو جائیں۔ چنانچہ سب سرداران قریش نے اس چادر کے کونے تھام لئے اور پتھر کو اٹھا کر اس جگہ پر لے گئے جہاں اس کو نصب کرنا مقصود تھا۔ حضرت محمد ﷺ نے پتھر کو چادر سے اٹھا کر دیوار پر اس کی مخصوص جگہ پر رکھ دیا۔

عظمت کی وجہ

مسلمانوں کے نزدیک سیاہ پتھر کا یہ ٹکڑا صرف اس لئے مبدا فیوض و برکات نہیں کہ اسے جنت الفردوس سے لایا گیا تھا بلکہ اس لئے بھی کہ اسے ہادی اکبر حضرت محمد مصطفی ﷺ کے دست مطہرہ کے لمس کا شرف حاصل ہے اور یہ اس کے اسی درود وسلام کی برکت ہے جو اس بارگاہ میں عرضا کئے اور اس عشق کا صلہ ہے جو اس نے دایہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کے پاس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر آگے بڑھ کر آپ کو چوم لیا۔ تفصیل آگے ملاحظہ ہوگی۔

کعبۃ اللہ کے گرد طواف حجر اسود سے شروع کیا جاتا ہے اور اسی پر

ایک چکر مکمل ہوتا ہے۔ کعبۃ اللہ کے جنوب مشرقی گوشہ کی دیوار میں تقریباً چار فٹ کی بلندی پر ایک قدیم مقدس پتھر نصب ہے جس کے گرد چاندی کا چوکٹا ہے یہی حجر اسود کہلاتا ہے زائر کیلئے حجر اسود طواف کی ابتدائی نشانی ہے۔ رات کے وقت حجر اسود کے بالمقابل باب عبدالعزیز کے مشرقی جانب سبز ٹیوب بتاتی ہے کہ یہاں طواف کا آغاز ہو۔ دن ہو یا رات نیچے دیکھیں تو سیاہ پتھر کی لکیر سیدھی حجر اسود کی طرف کھنچی ہوئی ہے اسی سیاہ لکیر سے طواف شروع کریں۔ تیسری علامت یہ بھی ہے کہ سیاہ لکیر کے دونوں کناروں پر ربڑ لگا ہوا ہے۔ وہ پاؤں کو بتائے گا کہ طواف یہاں سے شروع کرنا ہے۔

احادیث مبارک

(۱) عَنْ وَهْب بْنِ مُنَبِّهٍ فَاِنَّهُ قَالَ کَانَ لُؤ لُؤَةٌ بَیْضَاءَ فَسَوَّدَهُ اَلْمُشْرِکُوْنَ (حٰیوۃ الحیوان للامیری' ص ۲۷۴' ج ۲)

وہب بن منبہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حجر اسود سفید موتی تھا اسے مشرکین نے سیاہ کر دیا۔

(۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم نَزُوْلُ الْحَجَرُالْاَ سْوَدِ مِنَ الْجَنَّتِه وَهُوَ بِیَاضًا مَنِ اللَّبَن فَسَوَّدَهُ خَطَایَا بَنِی اٰدَم۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْ مِذِیُّ وَ قَالَ هٰذَا حَسَنٌ صَحِیْحٌ)

حضور پاک ﷺ نے فرمایا' حجر اسود بہشت سے آیا ہے' دودھ سے زیادہ سفید تھا بنو آدم کی خطاؤں نے اسے سیاہ بنا دیا ہے۔

(۲) وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَنَسٍ هٰکَذَا '

ترجمہ: اور امام احمد رحمتہ اللہ علیہ نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایسے ہی روایت کیا ہے۔

(۳) وَالنَّسَائِیُّ عَنُ ابِنِ عَبَّاسٍ! اَلْحَجَرُالْاَ سْوَدُ مِنَ الْجَنَّتِ

اور امام نسائی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ''حجر اسود' جنت سے لایا گیا ہے۔

(٤) وَفِیْ رِوَیَةِ مَیْمُوْنَةَ عَنْ اَنَسٍ اَلْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنْ حَجَارِةِ......... الْجَنَّةِ '

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حجر اسود جنت کے پتھروں میں سے ہے۔

(٥) وَفِیْ رَوَایَةِ اَحْمَدَبْنِ عَدِیِّ وَالْبَیْهَقِیِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلْحَجَرَةُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ کَانَ اَشَدَّ بِیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ حَتّٰی سَوَّدَتْهُ خَطَایَا اَهْلِ الشِّرْکِ '

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حجر اسود دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا اور بہشت سے لایا گیا۔ اسے اہل شرک کے معاصی نے سیاہ کر دیا

ہے۔

(٦) وَفِی الطَّبرانی رِوَایَةٌ عَنه اَلحَجَرُ الاَسوَدُ مِن حِجَارَةِ الجَنَّةِ وَمَا فِی الاَضِ مِنَ الجَنَّةِ غَیرُه، وَکَان اَبیَض کَالشَّاةِ وَلَو لَا مَسَّبهُ مِن رِجسِ اَهلِ الجَاهِلِیَّةِ مَامَسَّهُ ذُوعَاهَةٍ اِلَّا بَرِیٌّ

حجر اسود بہشت کے پتھروں سے ہے زمین پر بہشتی پتھروں میں سے صرف یہی ہے۔ یہ سفید تھا۔ سفید جنگلی گائے کی طرح اگر اسے جاہلیت نہ چھوتے اور نور سے مشرق و مغرب تاباں ہو گئے۔ اگر اس سے جاہلیت کے گناہ مس نہ کرتے جو آفت اور بیماری والا اسے مس کرتا وہ تندرست ہو جاتا۔

(٧) عن ابن عمر رضی الله عنهما قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ان الرکن والمقام یاقوتان من یاقوت الجنة طمس الله نورهما الا صناء بین المغرق والمغرب۔

(رواه الترمذی)

حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم بہشت کے یاقوتی پتھر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کو چھپا لیا ہے ورنہ ان کے نور سے مشرق اور مغرب تاباں ہوتے۔

(٨) جب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ

انی لا علم انك حجر لاتنفع ولا تضر ولو انی رایت رسول

الله یقبلك ما قبلتك،

تو ایک پتھر ہے نہ ہی نفع دیتا ہے اور نہ ہی نقصان۔ اگر میں رسول اللہ ﷺ کو تجھے چومتا نہ دیکھتا تو تجھے کبھی نہ چومتا۔ یہ جملہ سن کر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا!

بلی یا امیر المؤمنین یضر وینفع ولو علمت تاویل ذالك من کتاب الله لقلت کما اقول و اذا اخذ ربك من بنی ادم من ظهورهم ذریتهم واشهد هم علی انفسهم الست بربکم قالوا بلی فلما اقروا انه الرب عزوجل وانهم العبید کتب میثاقهم فی رق الفم فی هذا الحجر وانه یبعث یوم القیامة وله عینان ولسان وشفتان یشهد لمن وافاه فهوا مین الله فی هذالکتب وقال عمر رضی الله عنه لاابقانی الله بارض لیست بها یا اباالحسن، (رواه الحاکم)

اے امیر المومنین! یہ نفع اور نقصان دیتا ہے۔ اگر میری طرح اس آیت واذا اخذ ربك الخ کی تفسیر آپ کو معلوم ہوتی تو آپ میری طرح فرماتے کہ یہ نفع اور نقصان دیتا ہے کہ یہ اس لئے کہ روز میثاق جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے میثاق لیا تو اس عہد نامہ کو اسی پتھر حجر اسود کے منہ میں ڈالا جب یہ قیامت میں اٹھایا جائیگا تو اس کی آنکھیں، زبان اور دو ہونٹ

ہونگے۔ ان لوگوں کے لئے گواہی دے گا جو اپنے عہد پر قائم رہے۔ یہ حجر اسود اپنے اس عہد نامہ میں اللہ تعالیٰ کا امین ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے علی! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مجھے اللہ تعالیٰ اس زمین پر باقی نہ رکھے جہاں تم موجود نہ ہو۔

جیسا کہ آنے والی روایت میں ہے کہ ''لا خیر فی عیش قوم لست فیھم یا اباالحسن وھو فی روایۃ لا احیانی اللہ بعضلۃ لا یکون فیھا ابی ابی طالب فیھا وھی اخری للا رزقی اعوذ باللہ ان اعیش فی قوم لست فیھم یا ابا الحسن''۔

ان روایات میں جہاں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت کا پہلو ہے وہاں یہ بات بھی روز روشن سے بھی زیادہ ترین روشن ہے کہ ان کے آپس میں کیسے تعلقات محبت اور پیار کے تھے لیکن افسوس کہ شیعوں نے ایک پہلو ہی اختیار کیا مگر دوسرا پہلو ترک کر دیا ہے ویسے عرف میں ایسے کلمات متکلم اپنی خفت کیلئے نہیں بلکہ تواضعاً اور دوسرے کے ساتھ محبت وعقیدت کے اظہار کے لئے بولتا ہے۔

(۹) ابن خذیمۃ نص فی صحیحہ نزل الحجر الاسود من الجنتہ الا انہ قال اشد بیاضا من الثلج

حجر اسود جنت سے اترا ہے ہاں! یہ برف سے بھی بہت زیادہ سفید تھا۔

(۱۰) رواہ الطبرانی فی الاوسط والکبیر باسنادہ حسن ولفظ قال الحجدر الاسود من حجارۃ

حجر اسود پتھروں میں سے ایک پتھر ہے۔

(۱۱) وفی رایۃ ابن خزیمۃ قال الحجر الاسود یاقوت بیضۃ من یواقیت الجنۃ الخ

حجر اسود جنت کے سفید یاقوتوں میں سے ایک سفید یاقوت ہے۔

(۱۲) عن عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما قال نزل الرکن الاسود من السماء فوضع علی ابی قبیس کانہ بیضاء فمکث اربعین سنۃ ثم وضع علی قواعد ابراھیم رواہ الطبرانی فی الکبیر موقوفا باسناد،

''رکن اسود'' یعنی حجر اسود آسمان سے نازل ہوا۔ گویا وہ سفید بلور تھا۔ اسے چالیس سال ابوقبیس کی پہاڑی پر رکھا گیا پھر اسے اتار کر ''قواعد ابراہیم'' پر رکھا گیا۔

(۱۳) عن انس رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم قال الرکن و المقام یاقوتان من یواقیت الجنۃ قال الحاکم صحیح الاسناد،

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رکن اور مقام دونوں یواقیت جنت سے ہیں۔ حاکم نے فرمایا کہ یہ روایت صحیح الاسناد ہے۔

(۱۴) وهكذا اخرج البيهقي بسند على شرط مسلم،

ایسے ہی حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط پر روایت کیا ہے۔

(۱۵) والطبرانی عن عائشة رضی الله تعالی عنهما استميعوا من هذا الحجر الاسود قبل ان يرفع فانه حزج من الجنة و انه لا يئبغى لشىء، خرج من الجنة ان لا يرجع اليها قبل يوم القيامة،

حجر اسود سے نفع اٹھا لو اس سے قبل کہ اسے اٹھا لیا جائے یہ جنت سے لایا گیا ہے اور جو شے بہشت سے دنیا میں لائی گئی ہے وہ قیامت سے پہلے واپس نہیں ہوگی۔

(۱۶) فی رواية الجندی عن مجاهد الركن من الجنة ولو لالم يكن منها لفنى،

رکن جنت سے ہے۔ ورنہ یہ فنا ہو جاتا۔

(۱۸) عن سعيد بن المسيب الركن والمقام حجران من حجارة الجنة (عینی شرح بخاری ص ۲۴۲ جلد ۹)

رکن اور مقام دونوں جنت کے پتھر ہیں۔

اسی طرح متعدد میں ثابت ہے کہ حجر اسود بہشتی پتھر ہے۔ جب روایات صحیحہ میں یہ مسئلہ موجود ہے پھر تفاسیر کی نقل کی کیا ضرورت ہے نیز جب نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تصریحات اور ارشادات موجود ہیں تو پھر عقلیات کی طلب کیا؟

کرامات حجر اسود

مجدد وقت حضرت علامہ سلطان ملا علی قاری امام حنفیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مرقات جلد ۳، صفحہ ۲۱ میں لکھتے ہیں'' ومما يويد كون الركن من الجنة لما اجز جته الكفرة القرامطة بعد ان غلبوا المكة حتى ملئوا الممد و زمزم من القتلى و ضرب الحجر بلفهم بربوس قال الى كم نعبث من دون الله ذهبوا به الى بدرهم نكاية للمسلمين فمكث عندهم بعضا و عشرين سنة ثم لما صولحوا بمال على رده قالو انه اختلط بين حجارة دننا وتميزه من غيره فان كانت لكم حلامة تميزه فاتوا بها وميزه فسئل اهل العلم من علامة تميزه فقالوا ان النار لاتو ثرفيه لانه من الجنة نذكروا لهم ذالك فامتحنوا وصاركد حجريلقونه فى النار على ادنى تاثير فعلموا انه هوا فرده

كذا فى العينى ۔ (شرح بخارى)

حجر اسود کے بہشتی ہونے کے دلائل عقلی میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ قرامطہ کفار جب مکہ معظمہ پر غلبہ پا گئے تو انہوں نے مسجد حرام میں شہیدوں کا ڈھیر لگا دیا اور چاہ زمزم کو خون سے بھر دیا۔ایک بد بخت نے حجر اسود کو کدال مار کر کہا کہ تو اللہ تعالی کے سوا کب تک پرستش کیا جائے گا۔پھر اسی حجر اسود کو مسلمانوں کے رسوا کرنے کے لئے اکھیڑ کر ساتھ لے گئے۔کئی عرصہ تک حجر اسود ان کے پاس رہا (بیس تیس سال کے عرصہ تک) اس کے بعد اہل اسلام سے ان کی مصالحت ہوگئی تو مسلمانوں نے حجر اسود کو واپس لے جانے کا مطالبہ کیا اور اس کے عوض زر کثیر بھی دینا قبول کیا لیکن انہوں نے یہ عذر پیش کیا کہ اب وہ پتھر ہمارے عام پتھروں میں مختلط ہوگیا ہے۔ ہمیں پتہ نہیں چلتا کہ تمہارا حجر اسود کون سا ہے اگر تمہیں کوئی نشانی معلوم ہے تو چل کر ہمارے پتھروں سے اٹھا لو۔عوام اہل اسلام نے علماء کرام سے سوال کیا تو علمائے کرام رحمہم اللہ علیہ نے فرمایا چونکہ حجر اسود بہشتی پتھر ہے اس لئے اس پر آگ کا اثر نہیں ہوگا۔لہذا تمام پتھروں کو آگ میں پھینک دو وہ تمام پتھر جل جائیں گے اور حجر اسود باقی رہ جائے گا۔کفار بھی اس بات کو مان گئے۔چنانچہ ان سب کو آگ میں پھینکا گیا جونہی ان کا کوئی پتھر آگ میں جاتا فوراً ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا لیکن حجر اسود کو آگ میں پھینکا گیا تو اس

پر معمولی طور پر بھی آگ کا اثر نہ ہوا اور اسے مسلمانوں نے اٹھا لیا اور واپس مکہ معظمہ میں لے گئے۔موصوف الصدر حضرت علامہ ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بہشتی ہونے کی دوسری دلیل یہ ہے کہ

"و من العجب انه فى الذهاب مات تحته من شديه ثقله اهل كثيرة و فى العود حمله جمل اجرب الى مكته لمه يتاثربه" (مرقات جلد ۳ ص ۲۱۰)

بڑی تعجب خیز بات یہ ہے کہ جب کفار (قرابطہ) حجر اسود کو اٹھا کر لے جانے لگے تو ان کے منزل مقصود تک کئی اونٹ حجر اسود کے بوجھ کی تاب نہ لا کر مر گئے لیکن مسلمان اسے واپس مکہ کو لائے تو ایک معمولی سے اونٹ پر اسے رکھا گیا تو اسے معمولی سے معمولی تکلیف بھی نہ ہوئی۔امام بدرالدین عینی رحمتہ اللہ علیہ شرح بخاری صفحہ ۲۲ میں لکھتے ہیں کہ: ابو طاہر قرامطی کو بدگمانی تھی کہ حجر اسود بنی آدم کا مقناطیس ہے اسی لئے عالم دنیا سے اس کی طرف آئے ہیں۔اس نے مکہ شریف پر حملہ کیا اور دروازہ توڑ کر اپنے ایک ساتھ کو بیت اللہ کی چھت پر چڑھایا تاکہ میزاب اقدس توڑ ڈالے لیکن اللہ تعالی نے اسے وہیں ہلاک کر دیا کہ سر کے بل گرا اور سیدھا جہنم میں جا پہنچا۔ اس کے بعد اس نے مکہ معظمہ کا تمام سامان اٹھایا اور حاجیوں کو قتل کر کے زمزم میں پھینک دیا۔جب حجر اسود کو اٹھا کر کوفہ لے جانے لگا تو کوفہ کے

پہنچنے تک حجر اسود کے بوجھ سے چالیس آدمی فنا ہوئے۔ اس بدبخت نے جامع مسجد کوفہ کے ساتویں ستون پر غربی جانب حجر اسود کو لٹکایا۔ اس گمان پر کہ اب حج یہاں ادا ہوگا لیکن اس کا خیال غلط ثابت ہوا۔ ابن ماجہ فرماتے ہیں کہ حجر اسود ۳۱۷ھ میں مکہ معظمہ سے اٹھایا گیا۔ گویا قرامطہ کے ہاں بتیس ۳۲ سال ایک ماہ کم رہا۔ پھر ۵ ذی الحج ۳۳۹ھ کو واپس لوٹایا گیا۔ (عباسی بادشاہ کے حکم سے واپس ہوا۔ جس نے اس کو لوٹانے پر قرامطہ کو پچاس ہزار دینا پیش کئے لیکن پھر بھی انہوں نے پس وپیش کیا باوجود اس کے انہیں واپس لوٹانا پڑا)۔

کہتے ہیں کہ یہ قرامطہ نے خلیفہ مقتدر باللہ کے ہاں تیس ہزار دینار میں بیچ ڈالا تھا۔ اس کو جب مکہ معظمہ لوٹایا گیا تو ایک کمزور اونٹ پر رکھا گیا وہ حجر اسود کی برکت سے مکہ معظمہ تک نہایت حسین وجمیل اور موٹا ہوگیا۔ حجر اسود کا بہشت سے دنیا میں آنا نئی بات نہیں ہے بہت سی اشیاء اللہ تعالی نے بہشت سے دنیا میں بھیجیں۔

(۱) کعبہ معظمہ کے ابواب (۲) عصائے کلیم (۳) حضرت اسماعیل علیہ السلام کا دنبہ (۴) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جبہ

(۵) سکینہ تابوتی (کما قال اللہ تعالی فیہ سکینة من ربکم۔ پارہ نمبر۲)

☆عن ابن عباس ھی طشت من ذھب من الجنة کان یغسل فیہ قلوب الانبیاء (تفسیر مظھری صفحہ ۳۲۲ ج ۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ بہشتی سونے کا تھال ہے اس سے انبیاء علیہم السلام کے قلوب دھوئے جاتے ہیں۔

(۶) من وسلوی قال اللہ تعالی وانزلنا علیھم المن والسلوی۔

اور ہم نے ان کے اوپر من اور سلوی نازل کیا۔

(۷) بعض روایات میں بیت المعمور بیت اللہ کے نام پر رکھا گیا جبکہ آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے پھر وہ عمارت طوفان نوح (علیہ السلام) کے وقت اٹھالی گئی۔

(۸) مقام ابراہیم (علیہ السلام) جس کی تصریحات بیان کردہ احادیث میں گزری ہیں۔

(۹) نزول مآئدہ بعیسی علیہ السلام قال تعالی حکایة عنہ انزل علینا مائدة من السماء

(روح البیان ص ۶۰۹، پ ۷) میں ہے:

فنزلت سفرة حمرآء بین غماتین دھم ینظرون حتی سقطت بین ابراھیم الخ

(۱۰) تابوت سکینہ کما امرو قال سید العلامة محمود آلوسی رحمته الله علیه فی تفسیره روح المعانی فقال الباب الاخبار فهو صندوق انزله الله تعالی علی ادم فیه تماثیل الانبیاء جمیعهم الخ (پاره ۲ ص ۱۳۵)

اس میں لاکھ یا دو لاکھ (علی اختلاف الروایتین) چوبیس ہزار پیغمبر ان عظام علیہم السلام کی تصویریں علیحدہ علیحدہ شمار کی جائیں تو گنتی حساب سے بہت زیادہ ہو جائے گی۔ (تورات مع صندوق از آسمان الخ)

وقال العلامة المذکور مرحوم مغفور و اقرب الاقوال التی رایتها انه صندوق التوراة الخ (پاره ۲ ص ۱۲۶)

ان سب جو جمع کروں تو علیحدہ ایک رسالہ تیار ہوتا ہے۔

فوائد الروایات المذکورہ

ذیل میں ہم احادیث مذکورہ سے چند فوائد پیش کرتے ہیں تا کہ قارئین دور حاضرہ کے بدمذاہب کی بدعقیدگی سے بچ کر اپنے مسلک حق مذہب مہذب اہل سنت پر ثابت قدم رہ سکیں۔

(۱)...... بہشت کی جملہ اشیاء نور ہیں لیکن وہ اشیاء جب عالم دنیا میں ہوں تو ان کا ان دینوی اشیاء کے ہم شکل ہونا ضروری ہے۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ ہمارے پیارے نبی خدا کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم بالا میں

نور تھے۔ جب ہم میں آئے تو ہمارے ہم شکل ہو کر تو جس طرح حجر اسود کی حقیقت نوری اور شکل پتھری کا منکر گمراہ ہے ایسے ہی کروڑوں درجہ بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت نوری ہے اور شکل بشری کا منکر گمراہ ہے اور بدترین گمراہ ہے۔

(۲)...... گناہوں کی نحوست نعمت خداوندی کے اٹھ جانے یا کم از کم اصلی صورت سے چھپ جانے کا سبب بنتی ہے اسی لئے ہر شخص گناہ کے ارتکاب کے نتائج پر یقین کرلے کہ گناہ کا ارتکاب مہنگا سودا ہے کہ اخروی سزا کے علاوہ دنیا میں بھی نقصان اور سراسر نقصان اور گھاٹے کا سودا ہے۔

(۳)...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ''اے حجر اسود تو نہ نفع دیتا ہے اور نہ نقصان'' پڑھ کر مخالفین عوام کو گمراہ کرنے اور انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام کے لئے نفع و نقصان کی نسبت سے شرک کے فتوے جڑنے میں خوب فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن انہیں یہ بھی یاد رہنا چاہئے کہ ادھوری حدیث پڑھنا اور عمداً اس کے بعد کا مضمون کھا جانا یہودیوں کی برادری میں داخل ہونے کے مترادف ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کیلئے بار بار وعید شدید سنائی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآاَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْکِتٰبِ وَیَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۔

ترجمعہ: وہ جو چھپاتے ہیں اللہ کی اتاری کتاب اور اس کے بدلے ذلیل قیمت لیتے ہیں۔

اسی لئے اہل سنت پر لازم ہے کہ مخالفین کی پیش کردہ آیات و احادیث یا کوئی اور حوالہ ہو اصل کو سامنے لانے کا مطالبہ کریں۔ اس کے بعد پھر سیاق وسباق پر نظر ڈالیں ورنہ اس مضمون کو کسی دوسرے مقام پر دیکھیں کیونکہ مخالفین ہمیشہ دھوکہ دیتے ہیں جیسے یہاں ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول تو نقل کر دیا لیکن حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہ الکریم کے قول کو چھوڑ دیا اور یہ ان کی پرانی عادت ہے۔ تفصیل فقیر نے ''القول الجلی فی مسلك شاہ ولی'' میں لکھ دی ہے۔

اعتراضات وجوابات

مَالَا تَضُرُّ وَمَالَا يَنْفَعُهٗ (پارہ نمبر ۱۷) کے جوابات

ذیل میں ہم ان محدثین کے اقوال پیش کرتے ہیں جن کی زندگی خدمت حدیث میں گزری ہے۔

☆ ...... مرقات شرح مشکوۃ میں ہے علامہ طیبی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا (نفع ونقصان نہ دینے کے متعلق) حجر اسود سے یہ خطاب اس بناء پر ہے کہ ان لوگوں کو دھوکہ نہ ہو جو پتھروں کی پوجا کرتے تھے اور بالذات ان سے نفع ونقصان کا عقیدہ رکھتے تھے پس آپ

نے واضح فرمادیا کہ حجر اسود بالذات نفع ونقصان نہیں دے سکتا اگرچہ تعمیل حکم اور اس کی جزا میں نفع ہے پھر خود فرمایا ہمارے اور مشرکوں کے درمیان یہ فرق ہے کہ اپنی طرف سے وہ کام کرتے ہیں جس پر اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری مگر مسلمان کعبہ شریف حاضر ہوتے ہیں تو اللہ کے حکم کے تحت حجر اسود کو چومتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں (جامع اللطیف صفحہ ۲۲) اسی کے صفحہ ۲۳ میں مولانا علامہ جمال الدین محمد جار اللہ رحمتہ اللہ نے لکھا ہے کہ قال بعض الفضیلاء الا باذن اللہ یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ تھا کہ اے حجر اسود اللہ تعالیٰ کے اذن کے سوا کوئی نفع نقصان نہیں دے سکتا۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی شرح مشکوۃ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فرمان پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد نقل کیا نیز فرمایا کہ حجر اسود اپنی دونوں آنکھوں سے بوسہ دینے والوں کو دیکھتا اور پہچانتا ہے اور زبان رکھتا ہے جس سے بولے گا اور گواہی دے گا اور جو اسے ایمان وصدق ویقین کے ساتھ بوسہ دیگا اس کا حافظ ونگہبان ہوگا۔ (اشعۃ اللمعات صفحہ ۳۵۵، ج ۲)

اعتراض: ...... سیدنا عمر اور سیدنا علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے دو قولوں میں تعارض ہے ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

جواب: ...... باعتبار صورت کے تعارض ہے کیونکہ ''لاتضرو لا تنفع

صراحة یضر و ینفع ‘‘ کے معارض ہے لیکن باعتبار حقیقت کے کچھ تعارض نہیں ۔ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مطلب یہ ہے کہ حجر اسود اذن الٰہی کے بغیر نہ نفع دے سکتا ہے نہ ضرر کیونکہ وہ معبود نہیں ۔ انہوں نے باذن تعالیٰ نفع دینے ضرر پہنچانے کا انکار نہیں کیا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مطلب یہ ہے کہ باذن تعالیٰ نفع بھی دیتا ہے اور ضرر بھی کیونکہ معبود برحق نے اسے نفع دینے اور ضرر پہنچانے کیلئے پیدا فرمایا ہے تو انہوں نے بدون اذن الٰہی نفع وضرر کو ثابت نہیں لہذا دونوں قول من حیث المعنی متحد ہیں ۔

اعتراض:...... محقق ابن الہمام علیہ الرحمتہ نے حدیث حاکم کو باطل قرار دیا ہے وہ فرماتے ہیں ’’اِنْ صَحَّ ککم بِبُطلانِ حَدِیْثِ اَلْحَاکِمِ ‘‘ (فتح القدیر صفحہ ۳۵۴، ج ۲)

جواب:...... معترض نے حضرت محقق کی تحقیق نہیں سمجھی بات دراصل یہ ہے کہ جو الفاظ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حدیث بخاری میں وارد ہیں کہ ’’اَنَّکَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ ‘‘ ان الفاظ کو ابن ابی شیبہ نے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھی منسوب کیا ہے ۔ تو محقق ابن ہمام نے اولاً یہ نسبت اور اسکی سند صحیح تسلیم نہیں کی ۔ ثانیاً اگر سند صحیح تسلیم کی جائے تو اس صورت مفروضہ میں حاکم کی روایت باطل مانی جائے کیونکہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ تو ایسے الفاظ استعمال کر سکتے ہیں جو ان کے کلام سے صورۃ متعارض ہوں مگر پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں کوئی مسلمان ایسے الفاظ نہیں بول سکتا کیونکہ:

تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحاء عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زبان نہیں ، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

ثابت ہوا کہ محقق ابن الہمام نے حجر اسود کو بمعنے مذکور نافع وضار کہنے کا انکار نہیں کیا بلکہ وہ معارضہ صوری کا انکار فرماتے ہیں ۔ نیز واضح ہو کہ ابن ابی شیبہ کی روایت کو صحیح فرض کرنے کے بعد حاکم کی روایت کو اس وقت باطل کہا جائے گا جبکہ یہ یقین کرایا جائے کہ روایت ابن ابی شیبہن کے االفاظ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سیدنا علی ابن ابی طالب نے بھی سنے تھے ورنہ صحیح معنے ادا کرنے کیلئے درج بالا الفاظ کو خلاف ادب نہیں کہا جا سکتا کیونکہ دونوں مواقع الگ الگ ہیں ۔

اعتراض:...... اشعۃ اللمعات کے حاشیہ میں اس روایت کو موضوع کہا ہے ۔

جواب:...... محشی نے موضوع ہونے کا صرف دعویٰ کیا ہے جو کہ باطل محض ہے اس نے دلیل کوئی نہیں دی ۔ محشی کا موضوع کہنا حجت نہیں جبکہ مضمون حدیث موید بہ دیگر صحیح حدیث ہے اور محشی امیر علی عام آدمی تھا علماء معتمدین میں سے نہیں تھا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ ابن تیمیہ کی برادری میں سے تھا جن

کا کام یہی ہے کہ صحیح روایات کو ضعیف یا موضوع کہنا اور مورخین سے مخفی نہیں کہ امیر علی محشی اشعتہ اللمعات عملی وہابی تھا اور ابن تیمیہ کا پیروکار اسی لئے اس کا حدیث کو موضوع کہنا غیر معتبر ہے۔

اعتراض:...... ذہبی نے کہا ہے کہ حاکم کی روایت ساقط ہے۔

جواب:...... حافظ ذہبی نے حاکم کی روایت کو ساقط نہیں کہا بلکہ اس کے راوی ابوہارون کو ساقط لکھا ہے ان کی عبارت یہ ہے قُلتُ اَبُو ھَارُوْن سَاقِطٌ (تلخیص الاذہبی بذیل المستدرک للحاکم صفحہ ۴۵۶ ج ۱) اور راوی کا ساقط ہونا حدیث کے ساقط ہونے کو مستلزم نہیں ہوا کرتا۔ جس طرح سند کا صحیح نہ ہونا اور اس کے راوی کا ضعیف ہونے کے مستلزم نہیں ہوتا۔ جیسا کہ اہل علم وخادم حدیث پر بخوبی روشن ہے۔ ابوہارون اگرچہ ساقط ہے مگر متن حدیث نہ ساقط ہے نہ ضعیف بلکہ بالکل درست ہے اور ان صحیح حدیثوں سے موید ہے جو فقیر نے اسناد صحیح ابتداء میں لکھی ہیں۔ مثلاً سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجر اسود جنت سے اترا ہے دودھ سے زیادہ سفید تھا۔ فسودته خطايا بني ادم۔ اسے اولاد آدم کی خطاؤں نے کالا کر دیا۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۲۷) ملا علی القاری علیہ الرحمتہ نے اس کی شرح میں لکھا ہے مكفر للخطايا محاء للذنوب یعنی حجر اسود خطاؤں کو گراتا ہے اور گناہوں کو مٹاتا ہے۔ (مرقاۃ صفحہ ۳۱۹ ج ۵)

نیز فرمایا ان مسحهما كفاتة للخطايا۔ رکن یمانی اور رکن اسود کو چھونا گناہوں کو گرا دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۲۷) اللہ کی قسم بروز حشر اللہ تعالیٰ حجر اسود کو اس طرح ظاہر فرمائے گا کہ اس کی آنکھیں بھی ہوں گی اور زبان بھی۔ يشهد على من استمه بالحق۔ جس نے ایمان ویقین کے ساتھ اس کو چوما اس کے حق میں گواہی دیگا۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۲۷ مستدرک للحاکم صفحہ ۴۵۷ جلد ۱)

مزید وضاحت وصراحت کے ساتھ فرمایا ''اس پتھر کو اچھا گواہ بناؤ۔ پس تحقیق قیامت کے دن یہ شفاعت کرے گا اور اس کی شفاعت قبول ہوگی۔ اس کی زبان اور ہونٹ ہوں گے اور بوسہ دینے والے کی گواہی دے گا۔'' (جامع صغیر امام سیوطی صفحہ ۴۳) مذکورہ احادیث مبارکہ سے روایت حاکم کے مضمون ومتن کی توثیق وتقویت اور شیر خدا کے بیان کی تائید مزید ہوگئی کہ حجر اسود متفقہ مسلمہ وحلفیہ طور پر بہرحال گواہی دے گا اور شفاعت فرمائے گا اور ظاہر ہے کہ جس کے حق میں گواہی دے گا اس کو نفع دے گا۔ جس کی گواہی نہ دے گا اس کو ضرر ہوگا اور اس مضمون پر مذکورہ تمام احادیث شاہد ہیں لہذا ثابت ہوگیا کہ بتفصیل مذکورہ حجر اسود کا نفع وضار ہونا صحیح ہے اور ابوہارون راوی کا سقوط متن حدیث کی صحت پر اثر انداز نہیں ہے۔

اعتراض:...... مرفوع حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے

کہ آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت یہی فرمایا "تو ایک پتھر ہے نہ بگاڑ دے سکتا ہے نہ فائدہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کہا" (اخرجہ ابن ابی شیبہ)

جواب:...... حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت کی جو وضاحت اوپر ہو چکی ہے وہی وضاحت ابن ابی شیبہ کی دونوں روائیتوں کے لئے بھی کافی ہے کہ نفی بطور معبود نفع ونقصان کی ہے باذن الٰہی کی نہیں ہے۔ باذن الٰہی و بفرمان مصطفائی بروز محشر حجر اسود کی شہادت و شفاعت ہوگی اور اس سے نفع پہنچے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حجر اسود سے خطاب کو سن کر اسی بات کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضاحت فرمائی اور اسی سے احادیث میں تطبیق ہوتی ہے۔ ورنہ باقی احادیث مبارکہ کا انکار لازم آتا ہے جو کسی اہل ایمان و اہل علم کی شایان شان نہیں کہ محض اپنے مقصد کے لئے ایک سند ضعیف کی بناء پر دوسری صحیح سند کی روایات کو ٹھکرا دے جیسا کہ یہ عام بیماری مخالفین میں پائی جاتی ہے۔ مخالفین اپنے مقصد کے لئے یکطرفہ فیصلہ کرتے ہیں۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے حجر اسود میں لاتضر ولا تنفع کو دیکھا لیکن مقام ابراہیم والی حدیث پر نظر نہ گئی جبکہ وہ بھی ایک پتھر ہے۔ مقام ابراہیم بھی تو ایک پتھر ہے اس کی تعظیم میں بھی نفع وضرر کا پہلو موجود ہے اس کی تعظیم کے وقت یہ نفع وضرر والی بات سے صرف نظر کیوں ہے حالانکہ وہ بھی پتھر ہے اور

حجر اسود بھی۔ یہاں اعتراض کیوں اور وہاں خاموشی کیوں؟

مخالفین اپنی عادت کی مجبوری پر جہاں بھی لا یضر و لا ینفع دیکھتے ہیں فوراً فتویٰ جڑ دیتے ہیں کہ دیکھو نفع وضرر صرف اور صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے ان کا یہ فتویٰ نبوت تک پہنچا آیات میں عدم ضرر نفع والی پڑھ کر عام کر دیا کہ نبی علیہ اسلام کسی کو نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان حالانکہ ان بدقسمتوں کو یہ بھی یاد نہ رہا کہ دولت اسلام سے کس نے نواز اور اسلام کی دولت سے نواز کر دوزخ سے کس نے بچا کر اور دولت اسلام کے فیوض و برکات کو بہشت کی نعمتیں کس کے صدقے نصیب ہوں گی لیکن یہ بدقسمت احسان فراموش ہیں۔ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے کیا خوب فرمایا:

اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

اور فرمایا کہ ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی عشق کے بدلے عداوت کیجئے۔ قرآنی آیات ہوں یا احادیث مبارکہ یا اقوال علمائے امت جہاں نفع وضرر کی نفی ہو وہاں ذاتی اور باستقلال نفع وضرر مراد ہوتا ہے۔ ہاں عطائی اور باذن اللہ تعالیٰ نہ صرف نفع وضرر بلکہ ہر کمال وغیرہ محبوبان خدا بالخصوص نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نہ ماننا بے دینی اور گمراہی ہے۔ چنانچہ علامہ عارف صاوی رحمتہ اللہ شرح جلالین میں لکھتے ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہماری

اس تفصیل وتحقیق اور مذکورہ دلائل سے واضح ہو گیا کہ حجر اسود پتھر ہونے کے باوجود بفضلہٖ تعالیٰ نافع وضار بھی ہے۔ بوسہ دینے والوں کو پہچانتا بھی ہے۔ مومن ومنافق اور اہل حق واہل باطل کو جانتا بھی ہے اور قیامت کے دن شاہد وشفیع اور حافظ ونگہبان بھی ہوگا۔ جب ایک پتھر کے لئے یہ سب کچھ ثابت ہے تو اشرف المخلوقات ومحبوبان خدا کا اپنے مریدین ومتعلقین اور حضرات انبیاء علیہم السلام کا اپنے امتیوں کا جاننا پہچاننا اور نفع وفیض پہنچانا کیا بعید و دشوار ہے۔ کتنے بدبخت ہیں وہ لوگ جن کا یہ عقیدہ باطلہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نفع ونقصان کی طاقت نہیں دی گئی۔

"لاحول ولاقوۃ الا باللہ"۔

حجر اسود کی طرح کعبہ معظمہ کا نافع شافع ہونا ثابت باحادیث ہے۔

(۱) ابن عدی وبیہقی نے در شعب الایمان حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ ہر دن رات میں بیت اللہ شریف کے لئے ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ ان میں ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے چالیس نماز پڑھنے والوں کے لئے اور بیس اس کو دیکھنے والوں کے لئے ہوتی ہیں۔

(۲) ابن مردویہ واصفہانی نے ترغیب وترھیب میں اور دیلمی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن فرشتے کعبہ کو دلہن کی طرح زیب وزینت سے آراستہ کر کے میدان محشر میں لے جائیں گے۔ راستہ میں مجھ سے ملاقات ہوگی۔ تو کعبہ بزبان فصیح کہے گا السلام علیکم یا محمد (ﷺ) میں کہوں گا وعلیکم السلام یا بیت اللہ۔ میری امت نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا اور تو ان کے ساتھ کیا سلوک کرے گا؟ کعبہ کہے گا یا محمد (ﷺ) آپ کی امت میں سے جو زیارت کے لئے آیا میں اس کے لئے کافی وشفیع ہوں۔ آپ ان کے متعلق تسلی رکھیں اور جو میری زیارت کے لئے نہ آیا آپ ان کے لئے کافی و شفیع ہو جائیں۔ (تفسیر فتح العزیز از شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ، سورۃ بقرۃ صفحہ ۴۶۳، نزہتہ المجالس صفحہ ۸۲/۷)

(۳) کتاب "شرف المصطفیٰ" میں ہے کہ کعبہ خدا تعالیٰ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کی اجازت چاہے گا اور اجازت ملنے پر آپ کے پاس حاضر ہو کر عرض کرے گا یا نبی اللہ آپ ان لوگوں کی فکر نہ کریں جس نے میرا طواف کیا جو گھر سے نکلا (لیکن کسی حادثہ کے باعث) میرے پاس نہ پہنچ سکا جس نے مجھ تک پہنچنے کی تمنا کی لیکن کوئی سبیل نہ بن سکی میں ان سب کی شفاعت کروں گا۔ (نزہتہ المجالس صفحہ ۲۸۸، علامہ عبدالرحمن رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۸۸۴ھ)

مقدس پتھروں سے بنے ہوئے خدا کے گھر کی جب اس قدر

معلومات اختیارات اور نفع وفیضان ہے تو محبوبانِ خدا، حضرات انبیاء واولیاء (علیہم السلام ورضی اللہ عنہم) کے علم واختیارات اور نفع رسانی وفیض بخشی میں کس مسلمان کو شک ہوسکتا ہے۔ ذالك فضل الله يو تيه من يشاء

(۴) حجر اسود اور کعبہ معظّمہ پتھر ہیں اور ان کی فضیلت مذکورہ ماننا ضروری ہے ورنہ گمراہی اور بے دینی کی نشانی یعنی یہ ماننا عین اسلام ہے کہ حجر اسود اور بیت اللہ ہر مومن کا ایمان اور ہر کافر کا کفر جانتے ہیں اور نہ صرف اسے جوان کو دیکھ آئے یعنی کعبہ معظّمہ کو اپنی صورت دکھا آئے بلکہ اسے حجر اسود اور کعبہ معظّمہ جانتے ہیں اور نہ صرف بظاہر کو بلکہ اس کے باطن کو بھی کیونکہ ایمان و کفر کا تعلق دل سے ہے۔ اس معنی پر حجر اسود اور کعبہ کی کنکریوں اور ان کے ریزہ ریزہ کے لئے ایمان لانا پڑے گا کہ ان کو کائنات کا ذرہ ذرہ منکشف ہے اور یہ کعبہ معظّمہ اور حجر اسود کا کمال کس کا صدقہ ہے۔ یہ ناظرین کی صوابدید پر ہے کہ تسلیم کریں کہ جن کے صدقے ہر صاحب کمال کو کمال نصیب ہے ان کے لئے کوئی ایسا کمال مانے تو بد باطن شرک کا فتویٰ جڑ دے گا حالانکہ یہ مسلّم ہے۔

کعبہ بھی انہیں کی تجلی کا ایک ظل
روشن انہیں کے عکس سے پتلی حجر کی ہے
ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و منیٰ

لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

(۵) واقعہ گذرا کہ حجر اسود کو ملاحدہ کفار قرامطہ لے گئے۔ اس سے ناقص الفہم اور ضعیف العقل کو جواب سمجھ آجائے گا۔ کسی مذہب کا حرمے طیبین پر قبضہ جمانا اس کی حقانیت کی دلیل نہیں ورنہ یہ قرامطہ نے حجر اسود کو اکھیڑ کر مکہ سے کوسوں دور لے گئے جبکہ حجر اسود حج کے اعلیٰ مناسک میں شامل ہے لیکن اس منسلک میں چالیس سال یا کم وبیش تعطل رہا یعنی حجاج کرام حجر اسود کے بغیر حج ادا کرتے رہے۔ اب ہم گمراہ فرقہ نجدیہ کا تسلط حقانیت کی دلیل نہیں سمجھتے یا ان کو نماز کا امام نہیں بناتے اور جمعہ وعیدین و جماعت پنجگانہ کا عمل تعطل میں ہے تو کون سا حرج واقع ہورہا ہے تفصیل فقیر کی کتاب

"نزول السكينه على من لم يصل خلف امام مكه والمدينه"

یعنی رسالہ امام حرم اور ہم میں ہے۔

(۶) حجر اسود کو بے دینوں نے اکھیڑا اور پھر اسے کعبہ معظّمہ سے جدا کر کے دور لے جانے کی ٹھانی اس وقت تو حجر اسود خاموش رہا لیکن بے چارے اونٹوں کا کیا قصور کہ جب اسے ان پر رکھا جاتا تو ان کو مار ڈالتا جیسے کرامت حجر اسود میں ناظرین نے تفصیل سے پڑھا۔ اس وقعہ کو پڑھ کر ملحد اور بے دین کو یقین نہیں آئے گا بلکہ کہے گا یہ دقیانوسی ڈھکوسلے ہیں۔ لیکن اہل ایمان کو یقین ہے ایسے جیسے کعبہ اور حجر اسود کے وجود کا۔

(۷) حجر اسود اور پتھروں کی شکل وصورت میں بظاہر کوئی فرق نہ تھا لیکن حقیقت دونوں کی مختلف تھی اس لئے امتیاز اس وقت ہوا جب آگ نے نہ چھوا۔ ایسے ہی مخالفین کو غلط فہمی ہوئی پتہ چلے گا جب میدان حشر کی گرمی سے پگھلیں گے۔

(۸) حجر اسود نے آگ سے بچ کر بتادیا کہ جن میں ایمان کی روشنی جگمگا رہی ہے انہیں جہنم کی آگ اثر نہ کرے گی۔

(۹) حجر اسود نے جس اونٹ پر مکہ معظمہ کی واپسی پر سواری کی اس کا حسن و جمال بڑھ گیا۔ ایسے ہی اللہ والوں کی جس پر نگاہ کرم پڑتی ہے وہ سیاہ رو بھی چودھویں کے چاند کو شرما دیتے ہیں۔

فضائل وبرکات حجر اسود

حجر اسود کے فوائد وفضائل اور برکات بے شمار ہیں۔ منجملہ چند یہ ہیں:

مقام استجابہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کی طرف متوجہ ہو کر اس پر لب اطہر رکھ کر کافی دیر تک گریہ فرماتے رہے پھر پیچھے مڑ کر دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے تھے وہ بھی رو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اے عمر یہاں آنسو خشک ہوتے ہیں یعنی بکثرت

گریہ کیا جاتا ہے۔ (رواہ ابن ماجہ والحاکم)

علماء کرام رحمتہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس کے بے ساختہ آنسو بہہ نکلیں اس دعا کی مقبولیت میں کوئی شک نہیں ہے۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ل مامن احدید عو عند هذا الركن الاسود استجاب الله له (اخرجہ القاضی عیاض فی الشفاء) جو بھی اس حجر اسود کے قریب دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

رحمت حق سے مصافحہ

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے فرمایا کہ من فاوض الحجر الاسود فانما فاوض يدالرحمة (ذکر العلامہ ابن جماعہ) جو حجر اسود کو لمس کرتا ہے تو بے شک وہ رحمت سے ہاتھ ملاتا ہے۔

حجر اسود کو ہاتھ لگانا اللہ تعالیٰ سے ہاتھ ملانا ہے اور رحمت سے ہاتھ ملانے کے بعد آتش جہنم کا تصور کیا۔

حضور علیہ السلام کی بیعت

قال عليه السلام الحجر الاسود يمين الله فى ارضه فمن يدرك بيعته النبى صلى الله عليه وآله وسلم فمسح

الحجر فقد بایع الله ورسوله (الجز اللطیف)

حضور صلی اللہ الیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حجر اسود اللہ تعالیٰ کی زمین میں اس کا دایاں ہاتھ ہے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا اور پھر اس نے حجر اسود کو ہاتھ لگایا تو اس نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین ہے اور اس نے اپنے بندوں سے ملاقات کا طریقہ بتایا ہے۔ سب سے اعلیٰ طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہے لیکن وہ تو خوش قسمتوں کو نصیب ہوئی ہے۔ اب اس کا طریقہ حجر اسود کو بوسہ دینا یا ہاتھ لگانا ہے لیکن موسم حج میں بھی یہ مشکل ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو فرمایا کہ دور سے اس کی طرف اشارہ کرلو تو گویا تم اللہ تعالیٰ سے ہاتھ ملا چکے۔

اعتراض:...... روایات سابقہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حجر اسود بہشتی پتھر ہے لیکن اس کے برعکس حضرت امام بن محمد حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حجر اسود کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ بے شک حجر اسود ان وادیوں میں سے کسی ایک وادی کا ہے یہ اختلاف وتناقص ہے روایت کے خلاف امام محمد بن الحنفیہ سے کیسے منقول ہوا۔

جواب:...... امام ابن قطبہ یہی سوال خود لکھ کر خود جواب لکھتے ہیں کہ ہم کہتے ہیں کہ یہ کوئی قباحت نہیں کہ ابن الحنفیہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی

مخالفت کریں (کیونکہ صحابہ کرام کا اختلاف ہوتا رہا ہے) ہاں حجر اسود کے بارے میں بات حضرت ابن عباس کے حق میں ہے اس لئے کہ انہوں نے حضور علیہ اسلام سے سن کر کہا ہے اس لئے کہ ایسی باتیں محالات سے ہیں کہ صحابی از خود کہیں ہاں ابن الحنفیہ نے جو فرمایا ہے وہ انکار اپنا گمان ہے۔ انہیں یہ خیال ہوا کہ جیسے کعبہ کی تعمیر کی دوسری اشیاء یہاں کی ہیں تو یہ پتھر (حجر اسود) بھی اسی دنیا کا ہے حالانکہ ابن عباس کے قول کی تائید احادیث سے اور بہت روایات دلیل ہیں اس بات کی کہ وہ بہشتی پتھر ہے۔

اعتراض:...... تم احادیث سے ثابت کر آئے ہو کہ یہ حجر اسود بہشت سے آیا ہے کیا بہشت میں پتھر ہیں۔ (ابن قتیبہ دینوری تاویل مختلف الحدیث)

جواب:...... مسلمان کو جب بتایا جائے کہ یہ اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے تو پھر اس کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنے لگ جائے تو وہ مسلمان نہ ہوا دہریہ ہوا (کمیونسٹ) اس کے باوجود بھی ہم کہتے ہیں کہ بہشت کی جملہ اشیاء نور ہیں لیکن ان اشیاء کے اسماء یہی ہیں جنہیں ہم دنیا میں جانتے ہیں اور وہ بھی صرف انسان کی عقل وفہم کے مطابق ان اسماء سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (والتفصیل فی المطولات)

اعتراض:...... تم کہتے ہو کہ یہ پتھر سفید تھا اسے مشرکین نے سیاہ کر دیا تو چاہئے تھا کہ جب وہ لوگ اسلام لے آئے تو یہ پتھر اپنی اصلی حالت پر

آ جاتا؟

جواب:...... عقلی ڈھکوسلہ مسلمان کو لائق نہیں۔ ہم نے جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اسی طرح مانا۔ ہاں اس کا اصلی حالت پر نہ ہو جانا عبرت کے لئے ہے کہ کفر وشرک ایسی بری بلا ہے کہ وہ اعلیٰ شے کو بھی خراب کر ڈالتی ہے۔

اعتراض:...... تم کہتے ہو کہ یہ حجر اسود اللہ کا داہنا ہاتھ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی توہین ہے کہ اسے انسانوں سے تشبیہ دی جائے۔

جواب:...... ایسے مضامین متشابہات سے ہیں اور صرف یہی حجر اسود کی روایات بلکہ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں بے شمار ایسے مضامین موجود ہیں تو جو جواب ان متشابہات کے بارے میں ہو وہی یہاں ہوگا۔

......امام ابن قتیبہ دینوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کا جواب لکھا ہے جس میں قطع نظر متشابہات کے ایک عقلی دلیل بھی ہے چنانچہ فرمایا کہ یہ تمثیل کے طور پر ہے اس کی اصل یہ ہے کہ بادشاہ جب کسی شخص سے مصافحہ کرتا تھا وہ شخص بادشاہ کے ہاتھ کو بوسہ دیتا تھا۔ پس گویا حجر اسود اللہ تعالیٰ کے لئے ایسا ہے جیسے داہنا ہاتھ۔

عجائبات حجر اسود

صبح کے وقت حجر اسود کے نزدیک جو دعا مانگی جائے مستجاب ہوتی

ہے۔ بی بی حلیمہ فرماتی ہیں کہ جب میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانے کے لئے گھر لے جا رہی تھی طواف کعبہ کا خیال آیا میں آپ کو اٹھا کر حرم کعبہ میں لے گئی طواف شروع کرنے سے پہلے میں نے حجر اسود کو بوسہ دینا چاہا تو حجر اسود اپنی جگہ سے حرکت کر کے حضور علیہ السلام کی طرف بڑھا یہاں تک کہ اس نے آپ کے چہرہ اقدس کے ساتھ بوسہ لینا شروع کر دیا۔ (تفسیر مظہری، صفحہ ۸۲۵، ج ۶)

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انی لاعرف حجر المکہ کان یسلم علی (رواہ مسلم) میں اس پتھر کو جانتا ہوں جو مجھ پر سلام عرض کرتا تھا۔

اس کی شرح میں صاحب نسیم الریاض رحمۃ اللہ نے لکھا کہ یعنی کہنا والسلام علیک یا رسول اللہ وغیرہ بعض نے کہا یہ حجر اسود تھا۔ امام سہیلی وغیرہ نے فرمایا مسندات میں مروی ہے کہ یہ پتھر حجر اسود تھا اور یہی صحابہ وتابعین وغیرہ سے منقول ہے۔

امام بیہقی اور اکثر محدثین کا یہی مذہب ہے کہ حجر اسود مراد ہے الکلام المبین صفحہ ۱۳۶ مصنف مولانا عنایت احمد کاکوری صاحب علم الصیغہ۔

اعتراض:...... بعض نے کہا یہ اور پتھر تھا جو نجدیوں کے دور تک مکہ معظمہ کے ایک کوچہ میں موجود رہا۔ چنانچہ مولانا عنایت احمد کاکوری فرماتے ہیں کہ

بعض نے کہا کہ ایک اور پتھر ہے کہ اب تک مکے میں موجود ہے اس کوچے میں جسے زقاق المرفق کہتے ہیں اور اس میں اثر (نشان) ہے مرفق (کہنی شراف) اور لوگ اس کی زیارت کیا کرتے ہیں۔ ابن حجر نے لکھا ہے کہ یہ بات مکے میں قدیم سے بزرگوں سے متوارث ہے۔

(الکلام المبین، صفحہ ۱۳۶)

جواب:...... یک نشد دوشد والا معاملہ ہوا کہ حجر اسود کے علاوہ ایک اور پتھر کا ثبوت ملا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کرتا ہے اور اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کہنی مبارک کا نشان بھی تھا وہ چونکہ ایک کوچہ میں معروف تھا اس لئے لوگ اسے متبرک ومقدس سمجھ کر زیارت کے لئے حاضر ہوتے۔ نجدیوں کی بدقسمتی ہے کہ آتے ہی متبرکات کو ختم کر ڈالا ورنہ آج ہم مخالفین کو بھی دکھاتے کہ یہ پتھر مبارک ہماری طرح عرض کرتا اسلام علیک یارسول اللہ۔ اس پتھر کا قول جن حضرات نے کیا تو انہوں نے اس سے سلام سنا۔ جنہوں نے حجر اسود سے سنا انہوں نے حجر اسود کی تصریح کی اعتراض تب ہوتا جب یہ دوسرا گروہ حجر اسود کا انکار کر کے اس دوسرے پتھر کے قول پر زور دیتے۔

حقیقت یہ ہے کہ مکے شریف کا ہر پتھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام عرض کرتا تھا۔ چنانچہ سیدنا علی المرتضی شیر خدا کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ معظمہ میں تھا ایک مرتبہ آپ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم اطراف مکہ سے کسی طرف نکلے اور میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا تو میں نے اس راستہ میں یہ دیکھا کہ جو پہاڑ یا درخت سامنے آتا وہ یہ کہتا ''السلام علیک یارسول اللہ'' (رواہ الترمذی)

نوٹ: روایت مسلم میں جس پتھر کا ذکر ہے وہ راجح قول میں حجر اسود ہے۔ دوسرا مرجوح سہی لیکن حق جیسے اوپر مذکور ہوا۔ اس کی مزید تفصیل ''حجر اسود بھی غلام رسول ہے'' میں آگے آئے گی۔

پتھر متبرک

تاریخ مکہ میں ہے اس سنگ مبارک کو مس کرنا جو مکہ مکرمہ کے کوچہ زقاق الحجر میں حضرت ام المومنین خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دولت خانہ کے راستہ میں ایک دیوار میں نصب ہے۔ لوگ اس حجر شریف پر ہاتھ پھیر کر برکت حاصل کرتے اور زیارت کرتے ہیں۔ امام ابن الحجر مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ وہی پتھر ہے جو قبل از نبوت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں سلام عرض کیا کرتا تھا کہ اس حجر پر یہ دو شعر مکتوب ہیں جن کا مضمون یہ ہے کہ میں وہی پتھر ہوں جو ہمیشہ حضرت خیر الوریٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں سلام عرض کیا کرتا تھا تو میرے لئے بشارت ہے میں نے صاحب معالی سے فضیلت پائی اور میں باوجود پتھر ہونے کے اس فضیلت سے ممتاز ہوا اور اسی کوچہ میں اسی حجر شریف کے سامنے حضور انور صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کہنی مبارک کا نشان ہے۔ مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مکان پر تشریف لائے اور اس دیوار سے تکیہ لگا کر دو مرتبہ یا ابوبکر فرما کر پکارا۔

اس سے معلوم ہوا کہ حجاز مقدس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آثار شریف موجود تھے اور وہابیوں کا یہ کہنا باطل ہے کہ وہاں آثار مبارکہ کا نام ونشان نہیں نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ بندگان خدا ان آثار کی زیارت اور ان سے برکت حاصل کرتے تھے اور علماء دین اس کو سند بتاتے ہیں اس سے وہابیوں کے اس قول کا بطلان ظاہر ہے کہ آثار کی نمائش ناجائز ہے۔ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ کسی اثر کے ثبوت کے لئے اس قدر کافی ہے کہ مسلمانوں میں اس کی زیارت کا رواج رہا ہے۔ امام ابن حجر مکی نے اسے دلیل قرار دیا ہے۔

دیوبندی مودودی وغیرہ چونکہ نجدی محمد بن عبدالوہاب کے پیروکار ہیں اسی لئے عموماً تبرکات کو حرام اور ناجائز کہنا ان کا شعار ہے یہی وجہ ہے کہ وہ تبرکات جو مدینہ طیبہ و مکہ معظمہ میں صدیوں سے مشہور ومعروف تھے اکثر نجدی حکومت نے مٹا دیئے۔ مزید تفصیل وتحقیق فقیر کی کتاب ''البرکات فی تبرکات'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

ایک مرد وعورت کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ان کے ہاتھ حجر اسود کو

چمٹ گئے۔ قریب تھا کہ انہیں کاٹ دیا جاتا لیکن حضرت امام زین العابدین نے ان کے ہاتھوں پر ہاتھ پھیرا تو ان کے ہاتھ چھوٹ گئے اور وہ بعافیت یہاں سے چلے گئے۔ (معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کس غلطی سے یہاں پھنسے)

احکام حجر اسود

ہر طواف فرضی ہو یا نفلی کا آغاز حجر اسود سے ہوتا ہے۔ طواف سے پہلے دوگانہ پڑھ کر اگر مکروہ وقت نہ ہو نیت طواف کے بعد طواف ''حجر اسود'' سے شروع کریں۔

حجر اسود کی طرف بڑھتے وقت یہ دعا پڑھیں

اللھم انت السلام ومنك السلام و اليك يرجع السلام حينا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام تباركت ربنا و تعاليت يا ذالجلال والاكرام اللهم زدبيتك هزا تعظيما و تشريفا ومهاية وزدمن تعظيمه وتشريفه من حجة و عمرة تعظيما و تشريفا ومهاية۔

''اے اللہ تو سلامتی کا مالک ہے اور سلامتی تیری طرف سے ہوتی ہے اور سلامتی تیری ہی طرف لوٹتی ہے۔ اے رب ہمارے ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور ہمیں سلامتی کے گھر جنت میں داخل فرما۔ اے ہمارے

رب تو بڑی برکت والا ہے اور بڑی بلندی کا مالک ہے اے جلال اور بزرگی کے مالک۔ اے اللہ اپنے اس گھر کی تعظیم اور شرافت حج اور عمرہ سے اور زیادہ بڑھا''

حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت دعا

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم اعفرلی زنوبی وطھر قلبی لی امری و عافتی فی من عافیت۔

''اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا۔ یا اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے دل کو پاک کر دے اور سینے کی گرہوں کو کھول دے اور میرا ہر کام آسان کر دے اور مجھے بھی عافیت دے ان لوگوں کی طرح جن کو تو نے عافیت دی ہے۔''

حجر اسود کو چومنا

خانہ کعبہ کا طواف حجر اسود سے شروع کیا جاتا ہے۔ اس کو بوسہ دینا سنت ہے۔ اگر منہ وہاں تک نہ پہنچ سکے تو ہاتھ سے چھونا ہی کافی ہے اور اگر بھیڑ زیادہ ہو تو دور سے اشارہ کر دینا مسنون ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی پر طواف کیا۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ آپ حجر اسود کو لگا کر اسے چوم لیتے تھے۔

اکثر حاجی اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ خواہ کچھ بھی صورتحال ہو کتنا ہی ہجوم ہو بوسہ دینے کی خاطر اس تک پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ انہیں یہ احساس نہیں رہتا کہ جس کام کے لئے ہم سینکڑوں مسلمانوں کو تکلیف پہنچا رہے ہیں وہ ضروری نہیں بلکہ اس سے دوسرے مسلمانوں کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ عورتوں کے لئے خاص طور پر یہی حکم ہے کہ وہ دور سے اشارے کے ذریعے بوسہ دیں۔ اس دھکم پیل میں گھسنا تو بالکل ہی ناجائز ہے۔ شریعت نے آپ پر لازم نہیں کیا کہ آپ ضرور حجر اسود کو بوسہ ہی دیں۔ یہ کام اگر مزاحمت کے بغیر ہو سکتا ہے تو بیشک آگے بڑھ کر بوسہ دیں ورنہ ہر چکر کے خاتمے پر حجر اسود کے سامنے پہنچ کر اس کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرنا اور اپنے ہاتھ ہی کو چوم لینا شرعاً جائز ہے۔

رکن یمانی سے حجر اسود تک کی دعا

رکن یمانی پر پہنچ کر آگے بڑھتے ہوئے یہ دعا پڑھئے۔

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار وادخلنا الجنة مع الابرار یا عزیز یا غفار یا رب العلمین۔

''اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخر میں بھی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ

جنت میں داخل فرما۔ اے بڑی عزت والے اے بڑی بخشش والے اے سب جہانوں کے پالنے والے۔"

حجر اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجئے ورنہ دور ہی سے پڑھیئے۔

بسم الله الله اکبر ولله الحمد

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔"

حجر اسود بھی غلام رسول ہے

مسلم شریف میں ہے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اننی لاعرف بکه کان یسلم علی ۔ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو مجھے سلام عرض کرتا تھا۔

امام بیہقی اور اکثر محدثین کا یہی مذہب ہے کہ حجر سے حجر اسود مراد ہے۔ (الکلام المبین ۱۳۶ مصنفہ صاحب علم الصیغہ)

محدثین کرام فرماتے ہیں کہ پتھر بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض کرنے کو فخر محسوس کرتے ہیں وہ امتی بدقسمت ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے صلوٰۃ وسلام سے گھبراتا ہے۔

حیرانی ہے کہ مخالفین کو حجر اسود کے سلام عرض کرنے سے انکار کیوں ہے جبکہ ترمذی شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکہ معظمہ کا ہر

جبل اور ہر حجر و شجر سلام عرض کرتا تھا۔ مخالف لکیر کے فقیر ہیں "لاتفرو لا تنفع" کے لفظ سے بغلیں بجاتے ہیں اسکی حقیقت سے محروم رہے کون نہیں جانتا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہر عمل خالی از نفع نہیں ہوتا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو اس پتھر کو چوما آپ کا چومنا نفع سے تھا یا نقصان سے یا بالکل عبث نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے نقصان ضرر اور عبث فعل کا تصور کفر ہے تو لامحالہ ماننا پڑے گا کہ آپ کا چومنا مبنی بر نفع تھا اگرچہ مقصد اجر وثواب تو پھر حضرت عمر یا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما کا لاتنفع کہنا اسی معانی پر کیوں نہ محمول کیا جائے جو ہم نے عرض کئے ہیں اگر وہی معانی مراد نہ لئے جائیں تو شیخین رضی اللہ عنہما پر وہی اعتراض پیدا ہوتا ہے جو فقیر نے عرض کیا ہے اور وہ حضرات ایسی تہمت سے پاک تھے۔

(۱) حجر اسود بھی حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلاموں میں ایک ہے اسے آپ کے صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کی دولت ملی۔

(۲) حجر اسود کی حقیقت نور ہے اور ظاہراً پتھروں میں سے ایک پتھر ہے۔

(۳) اس میں شفاء ہے اور یہ دافع البلا باذن اللہ ہے۔

(۴) یہ پتھر جنت سے لایا گیا ہے۔

(۵) کئی سال یہ کعبہ شریف سے جدا کیا گیا قرامطہ اسے اٹھا کر لے گئے اللہ کی قدرت تھی کہ وہ قرامطہ کو مٹا دیتا لیکن ان کے حال پر چھوڑا اس

میں حکمت تھی۔ یہی حال آج کل نجدیوں کے حرمین پر قبضہ کا ہے۔

(۶) حجراسود صاحب کرامات ہے۔

(۷) قیامت میں ہر انسان دیکھے گا کہ حجراسود کی آنکھیں بھی ہوں گی اور زبان بھی۔

(۸) قیامت میں ہر حاجی بوسہ دینے والے کی گواہی دے گا اور اس کی شفاعت کرے گا بلکہ ہر مومن کے ایمان کی اور کافر کے کفر کی گواہی دے گا۔ (کنزل العمال وغیرہ)

مسلمانوں سوچو ایک پتھر ہر حاجی اور ہر مومن اور ہر کافر کو جانتا ہے اس پر مخالفین کو تو انکار نہیں اگر انکار ہے تو اپنے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے تو پھر مجھے حق پہنچتا ہے کہ کہہ دوں کہ انہیں پتھر پر ایمان ہے ہمیں پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔

ایک اہم انکشاف

دیوبندی وہابی ہمیشہ قبور اور مزارات کے قرب میں مساجد کو ڈھادینے پر کمربستہ رہتے ہیں اور وہ جس حدیث شریف سے استدلال کرتے ہیں اس کے جوابات فقیر نے رسالہ ''قبہ جات'' میں لکھ دیئے ہیں۔ یہاں صرف اتنا انکشاف مطلوب ہے کہ کعبہ معظمہ کے گرد بالخصوص حجراسود اور زمزم کے درمیان ستر انبیاء علیہم السلام کی قبریں ہیں چنانچہ شیخ عبدالحق

محدث دہلوی قدس سرہ نے لمعات شرح مشکوٰۃ صفحہ ۵۲، جلد ۳ میں لکھتے ہیں کہ: اور اس سے وہ صورت خارج ہوگئی جس میں کسی نبی یا صالحہ کے پاس اس لئے مسجد بنائی جائے لیکن مقصود قبر کی تعظیم اور اس کی طرف منہ کرنا نہ ہو بلکہ غرض یہ کہ صاحب قبر سے مدد حاصل کی جائے تا کہ اس پاک روح کے قرب کی وجہ سے عبادت مکمل ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ روایات میں آیا ہے کہ اسماعیل علیہ السلام کی قبر حطیم میں میزاب رحمت کے نیچے ہے اور حطیم کے پاس حجراسود اور زمزم کے درمیان ستر انبیاء علیہم السلام کی قبریں ہیں اسکے باوجود وہاں نماز پڑھنے سے کسی نے منع نہیں کیا۔ اس مسئلہ میں تمام شارحین نے ایسے ہی گفتگو کی ہے چند ایک شروح معہ صفحہ ملاحظہ ہو۔

(۱) مرقات شرح مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۹، جلد ۲ شرح مسلم از قاضی عیاض

(۲) مرقات شرح مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۹، جلد ۲)=۲

(۳) شرح مسلم از قاضی عیاض بحوالہ مرقات صفحہ ۲۰۲، جلد ۲)

(۴) مجمع بحار الانوار صفحہ ۱۰۴ جلد ۳)

(۵) امام تورپشتی شرح مشکوٰۃ بحوالہ لمعات صفحہ ۵۲ جلد ۳)

یاد رہے کہ حجراسود بھی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلاموں میں سے ہے وہ بھی آپ کا ایک امتی ہے کیونکہ بالاتفاق حضور نبی پاک صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جملہ کائنات کے ذرہ ذرہ کے نبی ورسول ہیں یہاں تک کہ آپ نبی الانبیاء ہیں ۔ آپ نے خود ارشاد فرمایا کہ میں تمام مخلوق کا رسول ہوں۔ بلکہ حجر اسود کی جملہ برکات حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت کا عطیہ ہیں اس لئے کہ آپ رحمۃ اللعالمین ہیں۔

کما قال تعالیٰ وما ارسلناك الا رحمۃ للعالمین ۔اس معنی پر حجر اسود پر حق ہے کہ وہ اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نیاز مندانہ سلام عرض کرے اور یہی حق ہے اگر کسی کا دل نہیں مانتا تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اس کے ایمان میں خلل اور نقصان ہے۔ الحمدللہ ہم اہلسنت حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ ایک ادنیٰ کمال سمجھتے ہیں کہ اللہ نے انہیں ایک سے بڑھ کر ایک کمالات سے نوازا ہے۔

وَاللہ اَعلَمُ بالصواب

مدینے کا بھکاری فقیر قادری

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی

۱۴۱۱ھ

بہاول پور پاکستان

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

جامعہ ریاض مدینہ

ہارون ٹاؤن بہاول پور

زیر سرپرستی: مفسر اعظم پاکستان فیض ملت محدث وقت حضرت علامہ الحاج **محمد فیض احمد اویسی رضوی**

بحمدہٖ تعالیٰ

جامعہ ہذا میں شعبہ حفظ القرآن معہ تجوید کا خاطر خواہ انتظام ہے
شعبہ حفظ القرآن میں داخل ہونے والے طلباء کے لئے
ہر ماہ بہتر پروگریس کی گارنٹی۔ بہت کم مدت میں مکمل قرآن پاک
کے حفظ کی ضمانت کے لئے محنتی و قابل قاری صاحب کی خدمات حاصل ہیں
اپنی اولاد کی صحیح تعلیم و تربیت کے لئے جامعہ ھذا کا انتخاب کیجئے

داخلہ جاری ھے

منجانب: الوکوکب **محمد ریاض احمد اویسی قادری**
بانی و مہتمم جامعہ ریاض المدینہ ہارون ٹاؤن نزد صادق کالونی بہاول پور
0300-9684391